خیال ضرور رہے کہ تنہائی میں نہ ملیں۔

س:۔ کسی مسلمان کا حق ہم پر تھا۔ وہ انتقال کر گیا۔ اب ہم کیا کریں؟

ج:۔ اس کا حق مالی اس کے ورثاء کو پہونچا دیا جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو صدقہ کر کے اسے ثواب پہونچا دیا جائے۔ اگر غیبت وغیرہ کی تھی تو اس کے حق میں دعائے خیر و مغفرت کی جائے اور ایصال ثواب کیا جائے۔

س:۔ کسی غیر مسلم کا حق ہم پر تھا وہ انتقال کر گیا اب ہم کیا کریں؟

ج: اس کا حق مالی اس کے ورثاء کو پہونچا دیا جائے۔ یہ ممکن نہ ہو تو اللہ تعالےٰ سے معافی مانگے، اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے

س۔ خلوص کا کیا مطلب ہے۔ کیا جو کام خلوص سے نہیں کیا جاتا اس کا اجر نہیں ملتا ہے خواہ وہ کام اچھا ہی کیوں نہ ہو۔

ج:۔ شرعاً خلوص کا مطلب یہ ہے کہ نیک کام کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت میں اس کا اجر حاصل کرنا ہو۔ جو کام اس مقصد سے نہ کیا جائے اس میں ثواب نہیں ملے گا خواہ وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو۔

چند کتابیں

اسلام کیا ہے؟	۲/۵۰
معارف الحدیث ۴ حصہ	۲۷/۰
فضائل نماز	۰/۸۰
فضائل تبلیغ	۰/۳۰
فضائل ذکر	۱/۷۵
فضائل درود شریف	۱/۷۵
تبلیغی نصاب مکمل مجلد	۸/۰
" " سادہ	۶/۰
مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	۳/۲۵
دین و شریعت	۳/۷۵
قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟	۵/۰
کلمہ طیبہ کی حقیقت	۰/۵۰
نماز کی حقیقت	۱/۳۰
زاد سفر	۷/۵۰
ایک اہم دینی دعوت	۰/۵۰
حقیقت تقویٰ	۰/۷۰
اسلامی قانون	۰/۶۵

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

محمد ثانی حسنی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر نے تنویر برقی پریس باغ گونگے نواب لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر رضوان گوئن روڈ لکھنؤ سے شائع کیا۔

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

RIZWAN

MUJAHID. 1966

مدیر

محمد ثانی حسنی

معاون

امۃ اللہ تسنیم

Regd. L. 197

رضوان

MONTHLY RIZWAN LUCKNOW

۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

مجلس کی چند اردو مطبوعات

ہندوستانی مسلمان

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ہندوستان کی تاریخ میں مسلمانوں کا کردار، ان کے شہرۂ آفاق علمی و تعمیری کارنامے، جنگِ آزادی میں قیادت اور رہنمائی، انکے موجودہ مسائل، یہ کتاب درحقیقت سینکڑوں کتابوں کا خلاصہ ہے،

قیمت: ۳ روپیہ ۵۰ نئے پیسے

انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر!

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

اسلام نے مسلمانوں کو پوری انسانیت کی ذمہ داری سونپی تھی، اسلام کے تنزل سے مسلمانوں کو تو نقصان پہونچنا ہی تھا لیکن اسلام کا زوال پوری دنیا کا زوال ہے، فاضل مؤلف نے اس کتاب میں دنیا کی توجہ اسی زوال کی طرف مبذول کرائی ہے

قیمت: ۴ روپے ۵۰ نئے پیسے

مقالاتِ سیرت

ڈاکٹر محمد آصف قدوائی، ایم اے، پی ایچ ڈی

فاضل مصنف نے اس کتاب میں سیرتِ محمدی کا خلاصہ اور عطر پیش کیا ہے، ساری کتاب شستہ اور شگفتہ ہے، طرز بیان سادہ اور موثر ہے، اور تعلیم یافتہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مطالعہ کے قابل، کتابت اور طباعت دیدہ زیب!

قیمت مجلد مع گرد پوش ۴ روپے ۵۰ نئے پیسے

طوفان سے ساحل تک

از محمد اسد (سابق لیوپولڈ ویس)

ترجمہ محمد الحسنی (مدیر البعث الاسلامی)

اس کتاب میں مغربی زندگی کے اس طوفان کی تصویر پیش کی گئی ہے جس سے گزر کر محمد اسد صاحب قلبی و روحانی سکون کے ساحل تک پہونچے اور ایمان سے بہرہ یاب ہوئے، اس میں مغربی تہذیب کی مکمل تصویر بھی ہے اور اسلامی معاشرہ کی خصوصیات بھی!

قیمت مجلد پانچ روپیہ

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

رضوان

جلد نمبر ۱۳ | جون ۱۹۶۹ء مطابق ربیع الاول ۱۳۸۹ھ | شمارہ نمبر ۶

ایڈیٹر

محمد ثانی حسنی

معاون

امۃ اللہ تسنیم

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

سید حسن حسنی صاحب قافلہ اسٹریٹ ۱۲/۱۳ قاسم آباد کراچی نمبر ۱

سالانہ چندہ ۵ روپے | غیر ملکی بحری ڈاک ۱۰ شلنگ | فی پرچہ ۵۰ پیسے

فہرست

خدا کے نام سے	ادارہ	۳
قرآن کے آئینہ میں	مولانا محمد منظور نعمانی	۵
حدیث کی روشنی میں	امۃ اللہ تسنیم	۷
حضرت معاویہؓ کا خوف آخرت	محمد ارشد احسانی	۹
مطالعہ باتعلیقات	قاضی اطہر مبارکپوری	۱۱
تمنا ہے .... (نعت)	محمد ثانی حسنی	۱۵
حجاج کے دربار میں ایک کمسن لڑکا	اقبال احمد اعظمی	۱۸
دین کے بغیر دُنیا	حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث	۲۲
ماہ ربیع الاول کا پیغام	سید محمد حمزہ حسنی	۲۵
حضرت شفا بنت عبداللہ	محمد اسحٰق بھٹی	۲۸
نقد و نظر	مولانا عبدالحفیظ بلیاوی	۳۰
سوال و جواب	مولانا محمد اسحٰق سندیلوی	۳۱

خدا کے نام سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا

درود و سلام اس نبی رحمت پر جس کو خدائے رؤف و رحیم نے ساری دنیا کے لئے سراپا رحمت و شفقت بنا کر بھیجا۔ اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرما کر دنیا کے ہر طبقہ کے لئے سکون و راحت، عزت و عافیت کا سامان مہیّا کیا۔ آپؐ کی آمد بابرکت سے ایک طرف دنیا کو حق و صداقت کی دولت اور دوسری طرف مظلوم طبقوں کو ظالموں اور مغرور انسانوں اور جابر بادشاہوں کے ظلم و ستم سے نجات ملی، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف لائے اس وقت دنیا کے ہر خطہ میں عموماً اور عرب کے ملکوں میں خصوصاً ظلم و شقاوت، کفر و ضلالت کا بازار گرم تھا ہر بڑا چھوٹے کو اپنے ظلم کا شکار اور ہر زبردست اپنے کمزور اور لاچار بھائی کو اپنے ستم کا نشانہ بنائے ہوئے تھا، درندگی اپنی حد کو پہونچی ہوئی تھی انسانوں کو جانوروں کی طرح چرایا جاتا اور موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا خدا کے بندے خدا کو بھول کر اپنے جیسے انسانوں بلکہ اپنے سے کمتر اور کم حیثیت چیزوں کے آگے سر جھکاتے اور ان جامد و بے حرکت چیزوں سے مدد چاہتے۔

آپ کی ذات گرامی سے یہ خدا ناشناسی، غیراللہ کی بندگی، غریبوں اور مظلوموں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک چھوٹوں اور کم حیثیت لوگوں کے ساتھ شقاوت کا برتاؤ نہ دیکھا گیا اور آپؐ نے خدا کی طرف سب کو دعوت دی اور اسلام کا پیغام دیا امن و سکون، رحمت و شفقت، حسن سلوک کے معاملہ کا حکم دیا اور خود سراپا رحمت و شفقت بن کر جہنم کی بھٹی بنی ہوئی دنیا کو گلزار بنایا جن کے اغراض اور ہوا و ہوس عیش و عشرت میں رکاوٹ پڑی وہ آپ کے دشمن بن گئے اور اپنی دیرینہ عادت کی بنا پر آپؐ کو طرح طرح سے ستایا اور ایذا دی آپؐ کے امن و سلامتی کی پیغام کا جواب بربریت اور درندگی سے دیا آپ کی راہ میں کانٹے بچھائے، آپؐ کے جسم مبارک پر پتھر پھینکے طائف کی وادی میں پائے مبارک کو زخمی کیا اور وہ سب کچھ کیا جو ایک دشمن دوسرے دشمن کے ساتھ کرتا ہے مگر آپ کی رحمۃ للعالمینی کے صدقہ! آپؐ نے پتھروں کا جواب پھولوں سے اور گالیوں کا جواب دعاؤں سے دیا۔ اس رحمۃ للعالمینی کی مثال دنیا کی تاریخ میں کوئی قوم اور کوئی ملت پیش نہیں کرسکتی اور یہی وہ صفت تھی جس کے سبب دنیا کے پیدا کرنے والے اور سب کا حال جاننے والے نے مالک وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین کی شہادت دی اور ساری دنیا نے اس کی رحمت و شفقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس نبی رحمت کے احسانات و انعامات کی دولت سے مالامال ہوئی ہے

باغ جہاں کا حارس نامی جس نے مٹائی رسم غلامی
پھر سے سنوارا گلشن آدم صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کے آئینہ میں

مولانا محمد منظور نعمانی

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُ
هُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا
تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا
(بنی اسرائیل)

اور تیرے رب نے حتمی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی عبادت اور بندگی نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھائی کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان کو اف بھی نہ کہو اور ان سے خفگی کی بات نہ کرو اور ان سے ادب و تمیز سے بولو اور خاکساری و نیازمندی کے ساتھ ان کی اطاعت کرو اور ان کے حق میں خدا سے اس طرح دعا بھی کرتے رہو کہ اے پروردگار! تو ان پر رحمت فرما جس طرح انھوں نے بچپن میں مجھے شفقت سے پالا پرورش کیا۔

قرآن شریف ہی کی ایک دوسری آیت میں ماں باپ کا حق بیان کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا گیا ہے:-

"اگر بالفرض کسی کے ماں باپ کافر و مشرک ہوں اور وہ اولاد کو بھی کفر و شرک کے لئے مجبور کریں تو اولاد کو چاہیے کہ ان کے کہنے سے کفر و شرک تو نہ کرے لیکن دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی خدمت پھر بھی کرتی رہے"۔

آیت کے الفاظ یہ ہیں:-

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي
الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا (سورۂ لقمان)

قرآن شریف کے علاوہ حدیثوں میں بھی ماں باپ

کی خدمت و اطاعت کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے اور ان کی نافرمانی اور ایذا رسانی کو سخت گناہ بتلایا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے:-

ماں باپ کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:-

ایک شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ اولاد پر ماں باپ کے کیا حقوق ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اولاد کی جنت اور دوزخ ماں باپ ہیں۔"

(یعنی ان کی خدمت سے جنت مل سکتی ہے۔ اور ان کی نافرمانی اور بدسلوکی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ ماں باپ کی خدمت اور اطاعت کرنے والا لڑکا یا لڑکی جتنی دفعہ بھی محبت اور عظمت کی نگاہ سے ماں باپ کی طرف نظر کرے تو اللہ تعالےٰ ہر دفعہ کے دیکھنے کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے لئے لکھ دیتے ہیں۔"

لوگوں نے حضورؐ سے سوال کیا کہ حضرت اگر وہ روزانہ سو دفعہ دیکھے جب بھی ہر دفعہ کے دیکھنے کے بدلے میں اس کو ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا؟

حضورؐ نے فرمایا" ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاک ہے (مطلب یہ ہے کہ اس کے یہاں کوئی کمی نہیں وہ جس عمل پر جتنا ثواب دینا چاہے دے سکتا ہے)۔

ایک حدیث میں ہے:-

"جنت ماں باپ کے پاؤں کے نیچے ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:-

حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کو سب سے بڑے گناہ یہ بتلائے:-

"اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔"

ایک اور حدیث میں ہے حضور نے فرمایا:-

تین قسم کے آدمی ہیں جن کی طرف اللہ تعالےٰ قیامت کے دن رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ ان میں ایک قسم کے وہ لوگ ہیں جو ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں۔"

سنہرا موقع

رضوان کے پچھلے پرچے مسلمانوں میں مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت ماہ دسمبر کی رعایت نہ ہوسکے گی اہل خیر حضرات خط و کتابت فرمائیں۔ - منیجر

حدیث کی روشنی میں

امۃ اللہ تسنیم

دُنیا میں سزا کا مل جانا عنایت کی دلیل ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے پر بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں اس کے لئے سزا میں جلدی کرتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ڈھیل دے دیتا ہے کہ وہ اور گناہوں میں پھنسے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا بدلہ دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی بلا کا بڑا بدلا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو جن لوگوں سے محبت ہوتی ہے ان کی آزمائش کرتا ہے پس جو شخص اس سے راضی ہو تو اس کے لئے راضی ہوتا ہے اور جو ناراض ہو تو اس کے لئے ناراضی ہے (ترمذی)

دنیاوی مصیبتیں مسلمانوں کو گناہوں سے پاک و صاف کر دیتی ہیں

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور مومنہ عورت پر ان کی جانوں، مالوں اور اولاد میں برابر آزمائش رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو چکے ہوں گے۔ (ترمذی)

غصہ کو ضبط کرنا اور اس کی فضیلت:-

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہادر وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے، بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے (بخاری و مسلم)

غصہ کا علاج:-

حضرت سلیمان بن صردؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی لڑ رہے تھے ان میں کا ایک دوسرے کو گالی

دے رہا تھا اور چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھول رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ اس سے دور ہو جائے فرمایا:۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

اس کے سبب سے جو غصہ اس کو آ رہا ہے جاتا رہے گا۔ انھوں نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم کہو

(بخاری و مسلم)

قدرت کے باوجود غصہ دبانے کا انعام

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غصہ کو ایسے وقت میں پی جائے کہ وہ عمل میں لا سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بلائے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ فراخ چشم حوروں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

خود غرضی اور بے انصافی پر صبر

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے بعد خود غرضی اور بے انصافی دیکھنے میں آئے گی اور ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ، پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہو ادا کرنا اور تم اپنے حق کے ملنے کی دعا کرتے رہنا۔ (بخاری و مسلم)

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو۔

حضرت عبداللہ بن ابو اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دوپہر ڈھلے تک دشمنوں سے مقابلہ کا انتظار کیا پھر فرمایا (اے لوگو) دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرنا اور عافیت مانگنا۔ اگر ان کا سامنا ہو جائے تو پھر صبر اور ثابت قدمی سے کام لینا اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے۔ پھر فرمایا:۔

اَللّٰھم منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم

(ترجمہ) اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادلوں کے دوڑانے والے اور لشکروں کو ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے۔

حضرت معاویہؓ کا خوفِ آخرت

محمد ارشد احسانی

مورخین فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ خوفِ خدا سے ہمہ دم لرزاں و ترساں رہتے تھے قیامت کے دن کے واقعات کو سنکر زار و قطار رویا کرتے تھے اور اس سلسلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ:۔

"جس دل میں خوفِ خدا نہیں اسکا کوئی معین نہیں۔" (طبری)

ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حشر و نشر اور یومِ آخرت کی بازپرس پر ایک عبرت خیز و اثر انگیز حدیث بیان فرمائی جس کا اثر حضرت امیر معاویہؓ کے قلب مبارک پر ایسا ہوا کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ ہچکیاں بندھ گئیں۔ یہاں تک کہ سامعین بھی اشکبار ہو گئے کچھ دقفہ کے بعد قدرے سکون ہوا تو امیرؓ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ:۔

"جو شخص دنیا اور اس کے ساز و سامان کا خواہاں ہے تو ہم اس کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں۔ اور اس میں اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن آخرت میں ان کا حصہ سوائے آگ کے اور کچھ نہیں رہتا اور اس نے جو کچھ کیا وہ برباد ہو جاتا ہے۔" (ترمذی ابواب الزہد)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نے اعیان سلطنت سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تم لوگ غریبوں، محتاجوں، ضرورت مندوں کی فریاد سے ہمیں مطلع نہیں کرو گے تو یاد رکھو آخرت کے دن مجھے رعایا کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا اور اس دن میری سزا میں تم برابر کے شریک ہو گے۔" (مروج الذہب للمسعودی)

اللہ اکبر! آخرت میں بازپرس کا کس قدر احساس ہے اور آج ہم لوگوں کو ذرا بھی احساس نہیں

ایک مرتبہ کسی سفر میں آپ کے لئے قیام گاہ پر فرش بچھایا گیا، سامنے خدام و حشم اور اونٹ گھوڑوں کی قطاریں لگا دی گئیں تو یہ سب دیکھ کر فرمایا کہ:- "اللہ ابو بکرؓ پر رحم فرمائے کہ نہ آپ نے دُنیا کو چاہا اور نہ دُنیا نے آپ کو چاہا۔ اور عمرؓ کو تو دُنیا نے چاہا مگر آپ نے دُنیا کا قصد ہی نہیں کیا اور عثمان غنیؓ کو قدرے دُنیا میں مبتلا ہونا پڑا اور ہم تو بالکل ہی دُنیا میں آلودہ ہو کر رہ گئے ہیں" یہ فرما رہے تھے اور چہرے پر پشیمانی اور ندامت کے آثار نمایاں تھے۔"

(ترمذی ابواب الزہد)

وقت رحلت قریب ہوا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت فرمائی کہ:- دیکھو تم لوگ کسی رنج و مصیبت میں خوفِ خدا دل سے نہ نکالنا۔ کیونکہ جس دل میں خوفِ خدا رہتا ہے وہ مصائب و آلام سے محفوظ رہتا ہے اور جس دل میں یہ نہیں رہتا کوئی اس کا معین نہیں ہے۔ (طبری) نیز آپ نے وصیت فرمائی: "جب میری وفات ہو جائے تو میرے غسل کا منتظم کسی فہیم آدمی کو بنانا۔ اور خزانہ شاہی کھول کر اس میں سے وہ رومال نکالنا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا اور کچھ موئے مبارک اور چند ناخن کے ٹکڑے رکھے ہوئے ہیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو میری ناک منہ اور آنکھوں میں رکھدینا اور اس کپڑے کو میرے کفن کے اندر جسم سے ملا کر رکھدینا اور والدین سے متعلق اللہ کی وصیت کو یاد رکھنا اور جب میرا جنازہ قبرستان لے جا کر قبر میں رکھو تو پھر معاویہؓ کو ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

(اکمال فی اسماء الرجال)

مطلب یہ کہ وہاں کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت سے ہی طے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اعتماد کے لائق اس کی رحمت ہے نہ کہ اپنے اعمال وہ حضور اقدس فداہ ابی و امی و روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ اور آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق ہدایت کے روشن ستارے تھے انھوں نے حضورؐ کی تعلیمات پر عمل کیا اور ان کے بارے میں حضورؐ کی دُعا قبول ہوئی۔ خوفِ خدا اور خشیت الٰہی کی جو عملی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دیکھی تھی اس کو اپنی زندگی میں جاری فرما لیا تھا۔ اور ہم کہاں ہیں؟ کبھی اس کا بھی خیال ہوتا ہے؟

"رضوان" کے خریدار بن کر

اپنے

دین کو مضبوط و مستحکم

بنائیے!

مطالعہ و تعلیقات

قاضی اطہر مبارکپوری

ایک نبوی وعظ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا اے بچے! میں تم کو چند اہم باتیں سکھا رہا ہوں:- (۱) اللہ تعالیٰ کو تم یاد کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا (۲) اللہ تعالیٰ کو تم یاد رکھو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے (۳) جب تم کوئی سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ (۴) اور جب تم کسی کی مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ (۵) اور خوب جان لو کہ اگر پورے انسان اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تم کو کچھ نفع پہونچائیں تو تم کو کوئی نفع نہیں پہونچا سکتے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے (۶) اور اگر تمام انسان اس بات پر مجتمع ہو جائیں کہ تمہیں کوئی نقصان پہونچائیں تو تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ مگر جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے (۷) قدرت کے قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے کی سیاہی خشک ہو چکی ہے!

اور دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یوں مروی ہیں۔ (۱) تم اللہ کو یاد رکھو، اسے اپنے سامنے پاؤ گے (۲) کشادگی کے ایام میں اللہ تعالیٰ سے قریب رہو۔ اللہ تعالیٰ مشکلات کے زمانے میں تم کو محفوظ رکھے گا۔ (۳) خوب جان لو کہ جو چیز تم کو نہیں پہونچی وہ تم کو پہونچنے والی نہیں تھی (۴) اور جو چیز تم کو پہونچی ہے وہ خطا کرنے والی نہیں تھی (۵) اور جان لو کہ خدا کی مدد صبر و استقامت کے ساتھ ہے (۶) اور کشادگی سختی کے ساتھ ہے (۷)، اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے!

اس نبوی وعظ کے الفاظ کس قدر سیدھے سادے اور دل نشیں ہیں۔ کہنے کو چند سادے جملے ہیں مگر انسانی فلاح و نجاح کے اصول و فروع سب ہی ان کے اندر سمٹ آئے ہیں۔ چشم بینا اور دل روشن کے لئے ان میں کیا کچھ نہیں ہے۔ دُنیا میں کامیاب جینے اور آخرت میں کامیاب اُٹھنے کے لئے یہ عقائد و یقینات ضامن و کفیل ہیں۔ خدا کی ہستی و خدا ترسی اسلامی زندگی کی بنیاد ہے۔ اسی بنیادی عقیدہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد چھوٹے بھائی کو تنہا پاکر ان کے ذہن کی سادگی کے مطابق سمجھا رہے ہیں۔ اس عزیمت و یقین کے ساتھ بتا رہے ہیں کہ اس میں کہیں سے آگے چلکر شک و شبہ اور تردد نہ آنے پائے۔

بچوں کو دین کی بنیادی تعلیم، مدرسوں اور اسکولوں سے زیادہ گھر کے ماحول میں بڑوں بوڑھوں کو دینی چاہیئے جو یقین و ایمان بچپن میں پیدا ہو جاتا ہے مرتے دم تک ساتھ رہتا ہے اور اس میں تزلزل اور شک و شبہ نہیں پیدا ہوتا۔ صرف دین پڑھا دینے کی حد تک بڑوں کی ذمہ داری ختم نہیں ہے بلکہ بچوں کے دل و دماغ میں اسے یقین و عمل کی طاقت راسخ کرنا ضروری ہے پڑھنے اور جاننے کی حد تک تو غیر مسلم بھی اسلام کی بہت سی باتیں پڑھ اور جان لیتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے اصل چیز تو یقین اور اس یقین پر عمل ہے۔

دینی و ایمانی رنگ

نعیم بن حماد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک زیادہ تر اپنے مکان میں ہی رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کو گھر کی تنہائی میں وحشت نہیں ہوتی۔ تو فرمایا۔ کیف استوحش وانا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مجھے وحشت کیسے ہو سکتی ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہوتا ہوں۔

شقیق بن ابراہیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضؓ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھ کر بیٹھتے نہیں ہیں بلکہ فوراً مسجد سے نکل جاتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں یہاں سے جاکر حضرات صحابہ و تابعین کے ساتھ بیٹھتا ہوں، اس پر ہم لوگوں نے کہا کہ اس زمانہ میں صحابہ اور تابعین کہاں سے آگئے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ (ترجمہ) "میں گھر جاکر اپنے علم میں مصروف ہو جاتا ہوں اور صحابہ و تابعین کے علوم و اعمال سے فیضیاب ہوتا ہوں۔ تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں تم تو لوگوں کی غیبت کرتے ہو۔"

واقعہ یہی ہے کہ جو علماء قرآن و حدیث کے علوم میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں اور رات دن وحی الٰہی، احادیث رسول، آثار صحابہ اور واقعات تابعین کی چھان بین میں لگے رہتے ہیں، ان کی دنیا ہی دوسری ہوتی ہے وہ اپنے دور میں رہ کر عہد رسالت اور دور صحابہ کی برکتوں سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ان کے دل و دماغ کا چمن گلستان رسالت و صحابیت سے سدا بہار ہوتا ہے اور ان کا گھروا آشتیا دُنیا سے بنجات رہا کرتی ہے۔ آج بھی ایسے علماء موجود ہیں جو اپنے دور میں دور رسالت کی برکتیں پاتے ہیں اور اپنے خالص علمی و دینی ماحول میں وہ کر اس طرح مگن رہتے ہیں کہ ان کو ارباب دُنیا کی دلفریبیوں سے مطلق دلچسپی نہیں ہوتی اور وہ اپنے دیدہ و دراز دنیا توں، مدرسوں اور گھروں میں امن و سکون اور دین و ایمان کی زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اور ہم کو تم کو محروم تصور کرتے ہیں۔

آپ بھی قرآن و حدیث کی کتابوں کو پڑھ پڑھ کر یہ پر سکون اور بابرکت موقع پا سکتے ہیں اور علم دین کی برکت سے اپنے کو گویا رسول اور صحابہ کی مقدس مجلس کا ایک فرد بنا سکتے ہیں اچھی کتابیں پڑھئے، اچھی صحبت اختیار کیجئے اور اچھا ذہن و مزاج بنایئے پھر دیکھئے کہ آپ ہر حال میں اپنے کو کیا خوش نصیب اور مطمئن بنا لیتے ہیں۔ اس دنیا میں اپنے کو ہمیشہ خوش و خرم اور مطمئن رکھنے کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اپنی زندگی کو دینی و ایمانی ماحول میں رکھا جائے اور دینی و ایمانی کتابیں پڑھی جائیں پھر دوسرے ضروری اور کام کے علوم و فنون کے مطالعہ سے کوئی ذہنی و فکری نقصان نہیں پہونچے گا اور دین کے پختہ رنگ کے بعد کسی کچے رنگ کا ڈر نہیں رہے گا۔

شاہی میں فقیری

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں کے مقابلے کے لئے ملک شام کی طرف اسلامی فوج روانہ کی تو اس کی امارت و قیادت مشہور اسلامی فاتح حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو دی۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عمرؓ جب شام کی صلح کے لئے عیسائیوں کی دعوت پر ملک شام گئے تو حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح نے ان کا استقبال کیا۔ حضرت عمرؓ چاہتے تھے کہ اپنے فوجی امیر کی خانگی زندگی اور اس کے لوازم کو اس موقع پر دیکھیں۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ سے فرمایا کہ تم مجھے اپنے گھر لے چلو حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے کہا کہ آپ میرے یہاں چل کر کیا کریں گے، سامان دنیا سے مجھ پر غصہ ہو کر غضب سے مجھے دیکھیں گے۔ بہر حال حضرت عمرؓ ان کے گھر گئے اور اندر کوئی ساز و سامان نہیں دیکھا تو پوچھا کہ تم اسلامی فوج کے افسر ہو؟ تمہارے ساز و سامان کہاں ہیں؟ پھر پوچھا کہ کیا تمہارے یہاں کچھ کھانے کو ہے۔؟

یہ سن کر حضرت ابو عبیدہؓ نے اٹھ کر ایک جگہ سے روٹی کے ٹکڑے نکالے، یہ منظر دیکھتے ہی حضرت عمرؓ بے اختیار روئے اور فرمایا۔

غیرتنا الدنیا کلنا غیرک یا ابا عبیدۃ

اے ابو عبیدہ! تمہارے علاوہ ہم سب کو دنیا نے بدل دیا ہے۔

اسی سفر شام کی بات ہے جس میں حضرت عمرؓ کے جسم پر پیوند والے کپڑے تھے۔ ایک سواری پر کبھی آپ سوار ہوتے تھے کبھی غلام کو سوار کرتے تھے اور لکڑی کا ایک پیالہ اور کچھ ستو سامانِ سفر تھا۔ اس کے علاوہ اپنے فوجی افسر کی بے سرو سامانی دیکھ کر فرماتے ہیں۔ کہ دنیا نے ہم سب کو بدل کر عیش و عشرت میں ڈال دیا ہے مگر ابو عبیدہ اس سے بچے ہوئے ہیں۔ یوں تو ایسے واقعات میں ہم سب کے لئے عبرت و موعظت ہے مگر خاص طور سے آج کے ان عرب حکمرانوں اور حکمراں طبقہ کے لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جن کو عیش و عشرت نے نکما کر دیا ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر ایک ذلیل و رذیل بھیڑ کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔

(ماخوذ از "البلاغ بمبئی")

نرخ نامہ

اشتہارات

چونکہ "رضوان" دینی اور مذہبی رسالہ ہے اور شریف و سنجیدہ طبقہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اشتہارات دینی یا درسی کتابوں کے ہوں، مجرب اور مستند پیٹنٹ دواؤں کے ہوں، ضروریات زندگی میں کام آنے والے تجارتی سامان کے ہوں۔

لیکن

ناول، مخرب اخلاق کتابیں جاندار تصویروں والے اشتہارات کو کسی قیمت پر جگہ نہ دی جائے گی۔

شرح اندرونی صفحات فی اشاعت

پورا صفحہ	۳۵/-
آدھا صفحہ	۱۸/-
چوتھائی صفحہ	۱۰/-

مستقل اور پورے صفحات کے لئے مخصوص رعایت

منیجر

"تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے"

محمد ثانی حسنی

مدینے جانے والے تم مدینہ سر کے بل جانا
کبھی ہوش و خرد کھونا کبھی کچھ کچھ سنبھل جانا
درِ اقدس پہ کہنا کہہ کے رونا اور مچل جانا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

خدا کے ذکر کو ہم نے ہر اک مشکل کا حل جانا
ترے در حاضری کو زندگی کا ماحصل جانا
مبارک ہے ترے در پر کسی کا دم نکل جانا
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ترے در پر شہِ والا نہ جانے کتنی بار آئے
کریں کیا عرض آقا کتنے ہم زار و نزار آئے
بڑے ہی بے قرار آئے بہت ہی اشکبار آئے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ہمیں لینے کو شاہا رحمتِ پروردگار آئے
ترے قدموں پہ دے دیں جان دل کو پھر قرار آئے
خزاں دیدہ چمن میں دل کے پھر سے اک بہار آئے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

تری امت پہ آقا دشمنوں کی زد برستی ہے
ادھر ہے زور دستی جو ادھر نکبت برستی ہے
محافظ تیری امت کی خدا کی ایک ہستی ہے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روح مقید کا

مدینہ کی یہ بستی واہ کیا پُر نور بستی ہے ---!
جہاں شام و سحر اللہ کی رحمت برستی ہے
اسی کو ہر مسلماں آنکھ ہر لحظہ ترستی ہے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ہم اپنے گھر سے آقا اس لئے سوئے حرم نکلے
کہ اس پُر نور بستی میں ہمارا کاش دم نکلے
تو پھر ہو دور درد دل کا فور اور سینے سے غم نکلے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

حصول جاہ و دولت کے لئے دارا و جم نکلے
فنا کرنے ہزاروں کو لئے تیغ دو دم نکلے
ترے قدموں پہ صدقے ہونے لیکن ایک ہم نکلے
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائرِ روحِ مقید کا

مبارک نام پر اے احمد مختار صدقے ہم
مبارک ذات پر اے سید ابرار صدقے ہم
منور شکل پر اے مطلع انوار صدقے ہم
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

ترے اخلاق اور عادات پر صد بار صدقے ہم
تری پاکیزہ سیرت پر ہزاروں بار صدقے ہم
ہزاروں بار صدقے بلکہ لاکھوں بار صدقے ہم
تمنا ہے درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

زادِ سفر : مترجم:- امۃ اللہ تسنیم

حدیث کی مشہور کتاب ریاض الصالحین کا اردو ترجمہ جس میں وہ سب صحیح روایات ہیں جو فضائل اعمال اخلاق اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ کتاب بہترین مصلح مربی اور مرشد کا کام کرتی ہے۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں۔ بغلی سرخیاں جگہ جگہ موضوع کی ہدایت کرتی ہیں۔ مکمل و مجلد ہر دو جلد قیمت ۵۰/۷

ملنے کا پتہ

مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

حجاج کے دربار میں ایک کمسن لڑکا

اقبال احمد اعظمی

حجاج اپنے قبہ خضرا میں بیٹھا ہوا ہے۔
دس سال سے کم عمر کا ایک لڑکا داخل ہوتا ہے اور اندرون محل پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے تمسخر اور استہزاء کے انداز میں کہتا ہے:۔

اتبنون بکل ریع آیۃ تعبثون ؟

وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون

واذا بطشتم بطشتم جبارین

کیا تم لوگ اونچے مقام پر بلا ضرورت عمارتیں کھڑی کر کے ان سے دل بہلاتے ہو اور ایسے عالیشان محل تعمیر کرتے ہو جیسے کہ ان میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اور جب کسی پر داروگیر کرتے ہو تو زور و زبردستی کے ساتھ۔

حجاج ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ جب یہ سنا تو سیدھے بیٹھ گیا۔ اور دونوں میں یوں گفتگو شروع ہوئی۔

حجاج: اے لڑکے کیا تم کو قرآن یاد ہے؟ تم بڑے ذہین اور عقلمند معلوم دیتے ہو۔

لڑکا: کیا تم کو قرآن کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے جو میں اسے یاد کرتا۔ اس کے حفاظت کی ذمہ داری تو اللہ نے خود لے لی ہے اور اس نے تو قرآن میں صاف اعلان فرما دیا ہے (انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون)

حجاج: کیا تم نے قرآن کو جمع کر لیا ہے؟

لڑکا: کیا وہ متفرق اور منتشر تھا کہ میں اسے جمع کرتا اللہ نے اس کے جمع کرنے اور پڑھنے کا ذمہ لے لیا ہے "ان علینا جمعہ وقرانہ"

(حجاج بہت گھبرایا اور سوچنے لگا کہ وہ اس لڑکے سے کس طرح کے سوال کر کے اس کی حاضر جوابی سے نجات پائے) آخر اس نے پوچھا:۔

حجاج: کیا تم نے قرآن کو حکم بنایا ہے؟

لڑکا: کیا وہ ذات جس نے قرآن کو اتارا ہے حکیم نہیں ہے کہ میں اسے حکم بناؤں (کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر)

حجاج اپنے زمانہ کے ذہین ترین لوگوں میں سے تھا۔

اس کو یہ بات بہت کھلی کہ وہ ایک کمزور اور کم سن لڑکے کے سامنے لاجواب ہو کر رہ جائے۔ اس نے کہا

حجاج: کیا تم نے قرآن کو محفوظ کر لیا ہے؟

لڑکا: اللہ کی پناہ کہ قرآن کو اپنے پس پشت ڈال دوں۔

حجاج: آخر میں کیا پوچھوں؟ تمہارا برا ہو۔

لڑکا: تمہارا ستیاناس ہو، تم پوچھو کہ کیا قرآن کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیا ہے؟

حجاج: قرآن کا کچھ حصہ میرے سامنے پڑھو۔

(لڑکا بیٹھ گیا اور اس طرح شروع کیا)

لڑکا: اعوذ باللہ منک ومن الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یخرجون من دین اللہ افواجا"

(میں تم سے اور شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ اللہ کے دین سے فوج در فوج نکلتے ہوئے)

حجاج: تمہارا برا ہو یخرجون نہیں یدخلون ہے"

لڑکا: صحیح کہتے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے تھے، اب تو اس سے نکلتے ہیں۔

حجاج: اس کی کیا وجہ ہے؟

لڑکا: تمہارا ظلم اور بدسلوکی۔

(دربار میں بیٹھے ہوئے تمام حاضرین کو توقع ہو گئی تھی کہ حجاج لڑکے کے قتل کا حکم دے گا) لیکن اس نے پوچھا

حجاج: تم کون ہو؟

لڑکا: اللہ کا بندہ

حجاج: تمہارا باپ کون ہے؟

لڑکا: جس نے مجھے جنم دیا۔

حجاج: تم کہاں پلے بڑھے؟

لڑکا: پہاڑوں میں

حجاج: کس نے تم کو میرے پاس بھیجا؟

لڑکا: میری عقل نے

حجاج: کیا تم پاگل ہو؟

لڑکا: اگر میں پاگل ہوتا تو تمہارے سامنے ان لوگوں کی طرح کھڑا ہوتا جو تمہاری داد و دہش کی لالچ لیے تمہارے جور و جفا کے خوف سے بت بنے کھڑے ہیں۔

حجاج: یہ دوات تو اٹھا دینا۔

لڑکا: نہیں

حجاج: کیوں؟

لڑکا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سے کوئی نافرمانی کی بات لکھو اور اس میں میں بھی تمہارا شریک ہو جاؤں۔

حجاج: میں تمہارے لئے ۵۰ ہزار درہم کا حکم لکھنے
جا رہا ہوں جس کے بعد تم کو میرے پاس
دوبارہ آنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

(لڑکا ہنسنے لگا)

حجاج: تم کو کس بات پر ہنسی آئی؟

لڑکا: رب کے خلاف تمہاری جرأت پر۔ ان درہموں کو ان لوگوں پر صدقہ کردو جن پر تم نے ظلم کیا، اور جن کے بچوں کو ہلاک کیا کیونکہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

حجاج: امیر المومنین کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

لڑکا: ابو الحسن پر اللہ رحم کرے۔

حجاج: اس سے میری مراد عبد الملک بن مروان ہیں:

لڑکا: اس فاسق و فاجر پر خدا کی لعنت ہو۔

حجاج: تم کیوں اس پر لعنت بھیج رہے ہو؟

لڑکا: مجھے ان کے فضل کا انکار نہیں۔ لیکن انہوں نے ایک ایسی غلطی کی ہے جس نے زمین و آسمان کو پھیر دیا۔

حجاج: وہ کیا غلطی ہے؟

لڑکا: ان کی سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ انھوں نے تم جیسے ظالم کو لوگوں پر حکمران بنایا۔ اور پھر تم کو وہ مقام دیا جس کے تم مستحق نہیں تھے، تم نے لوگوں کے جان و مال کو ناحق مباح کر رکھا ہے

حجاج: تم کس سے بات کر رہے ہو؟ کچھ خبر بھی ہے

لڑکا: بنو ثقیف کے شیطان حجاج سے۔

(حجاج کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ اس نے حاضرین سے پوچھا)

حجاج: اس لڑکے کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟

سب نے پھانسی کا مشورہ دیا۔ اس پر لڑکے نے کہا:

لڑکا: تمہارے بھائی کے ہم نشین تمہارے ہم نشینوں سے کہیں زیادہ اچھے تھے۔

حجاج: میرے بھائی؟ ابو الولید

لڑکا: نہیں بلکہ فرعون، اس لئے کہ اس نے جب اپنے ہم نشینوں سے موسیٰ کے بارے میں مشورہ کیا۔ تو سب نے انھیں چھوڑ دینے کی رائے دی۔ اور تمہارے یہ حاشیہ بردار مجھے پھانسی دیدینے کا مشورہ تم کو دے رہے ہیں؛

(ان میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا "میرے آقا! آپ اسے میرے حوالہ کر دیں)

حجاج: وہ تمہارے حوالہ ہے لیکن دیکھنا اسے کوئی نقصان نہ پہونچانا۔

لڑکا (ہنستے ہوئے) بخدا تم دونوں میں کون زیادہ احمق ہے، مجھے نہیں معلوم۔ حوالہ کرنے والا یا مانگنے والا۔

حجاج: میں تو تم کو پھانسی سے بچاؤں اور تم ہو کہ مجھ سے اس طرح پیش آرہے ہو۔

لڑکا: کیا تم اپنے آپ کو نقصان سے بچانے کی قدرت رکھتے ہو۔

حجاج: نہیں۔

لڑکا: پھر مجھ پر تمہیں کیا اختیار ہے، مجھے نفع نقصان پہنچانے کی قدرت تمہیں کیسے حاصل ہو گئی؟

حجاج: اے لڑکے ہم نے تمہیں ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیدیا ہے۔ اور ہم کو تمہاری کم سنی اور کچی عقل کی وجہ سے معاف کر دیا۔ تم چلے جاؤ۔ اگر پھر تم کو اس مجلس میں دیکھا تو تمہاری گردن توڑ کے رکھ دوں گا۔

لڑکا: مجھے تمہارا وہ ہدیہ قبول نہیں جس کے ساتھ وعید و تہدید کے کلمات ہوں۔ رہا تمہارا معاف کرنا تو یہ اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تمہارے ہاتھ میں۔ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کی ملاقات موسیٰ اور سامری کی ملاقات سے پہلے نہ کرائے۔

٭

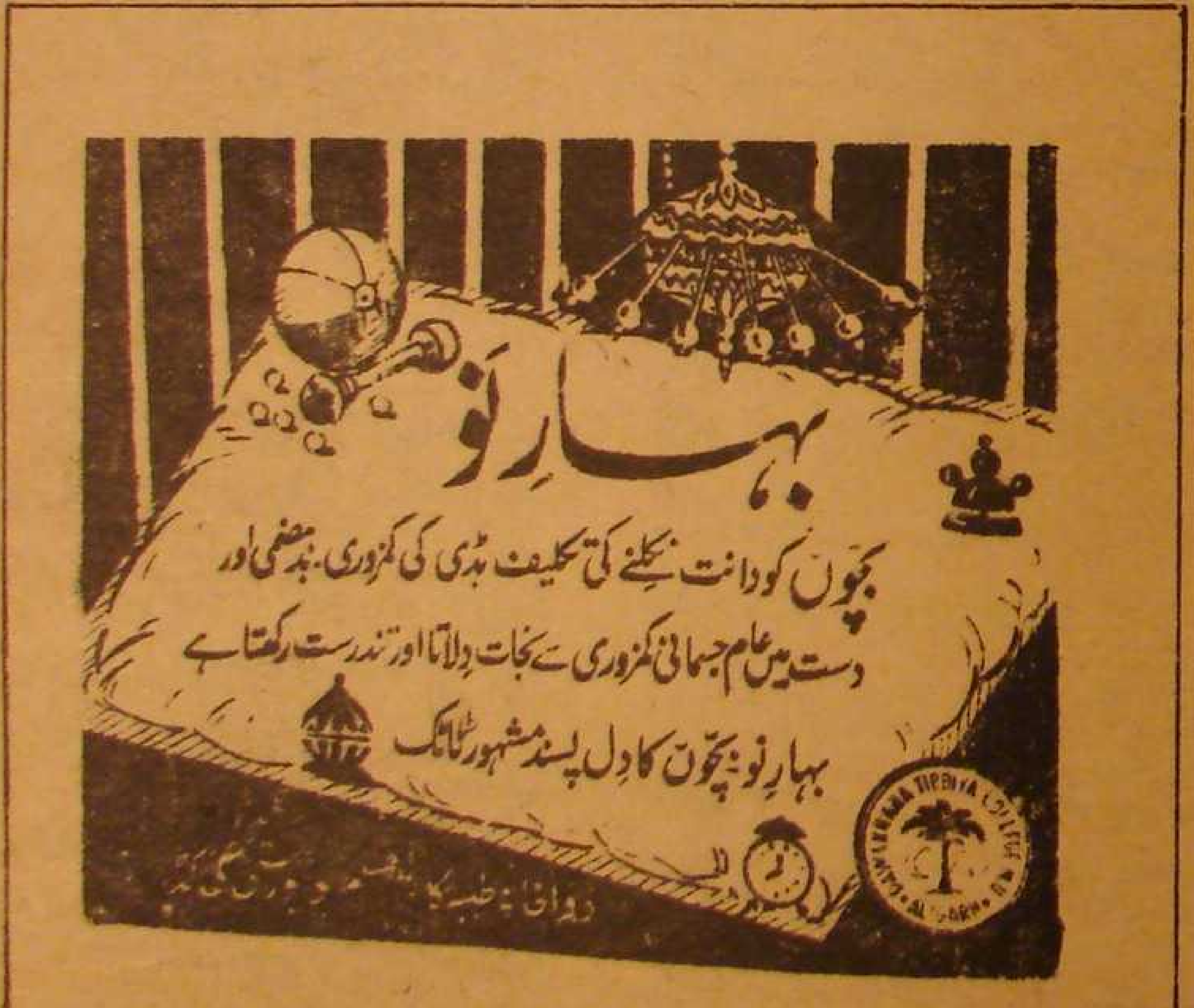

دین کے بغیر دُنیا

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

"حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اے آدم کی اولاد تو میری عبادت کے لئے فراغت (کے اوقات نکال لے) میں تیرے سینے کو غنا (اور بے فکری) سے پر کردوں گا اور تیرے فقر (و فاقہ) کو دور کردوں گا اور اگر ایسا نہ کرے گا (کہ میری عبادت کے لئے فارغ بنے) تو تجھے مشاغل میں پھنسا دوں گا اور تیرا فقر زائل نہ کروں گا۔"

یہ ارشاد خداوندی ہے اور اس مالک الملک اور قادر مطلق کا ارشاد ہے جس کے قبضۂ قدرت میں دنیا کی ہر چیز ہے نیز اس کے ہم معنی اور بھی روایات ہیں جن میں دنیا کے فلاح اور کامیابی کا مدار اللہ کی عبادت پر رکھا ہے لیکن ہم لوگ دنیا کمانے کے واسطے عبادت ہی کے اوقات پر سب سے پہلے صفایا کرتے ہیں۔ جب اس طرح اللہ کی نافرمانی میں ہماری ترقیات ہوں تو پھر ہماری پریشانیوں اور تنگ دستیوں میں کیوں نہ اضافہ ہو۔

دین سے بے پرواہ ہو کر مسلمان روٹی کا سوال حل کرنا چاہیں تو کیسے ممکن ہے جب روٹی دینے والا یہ کہے کہ میں نہ فقر کو دور کروں گا نہ دل کو مشاغل سے خالی کروں گا۔ صحیح حدیث میں ہے اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اگر بندے میری اطاعت (پوری پوری) کریں تو رات کو سوتے ہوئے ان پر بارش برساؤں اور دن میں آفتاب نکالے رکھوں (کہ کاروبار میں حرج نہ ہو) اور بجلی کی آواز بھی ان کے کانوں میں نہ پڑنے دوں تاکہ ان کو ذرا سا بھی خوف و ہراس نہ ہو) (جامع الصغیر)

لیکن ہم لوگوں کی شامت اعمال کے دن اور رات کا یہ نظم درکنار جگہ جگہ بارشوں کی قلت کی شکایت بڑھتی جا رہی ہے اور جہاں ہوتی بھی ہیں تو سیلاب کی صورتوں میں بسا اوقات ہوتی ہے

احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ایک مرتبہ نہایت سخت قحط پڑا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ تین دن تک استسقاء کی نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے رہے مگر بارش نہ ہوئی، تیسرے دن وحی آئی کہ اس جماعت میں ایک شخص چغل خور ہے اس کی وجہ سے تم لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ حضرت موسیٰؑ نے درخواست کی کہ اس کا علم ہو جائے تاکہ اس کو مجمع سے علیحدہ کر دیا جائے ارشاد خداوندی ہوا کہ میں تمہیں چغلی سے منع کروں اور خود اس شخص کی چغلی کھاؤں اس کی تعیین نہیں کرتا۔ حضرت موسیٰؑ نے قوم سے خطاب فرما کر توبہ و استغفار کی تلقین فرمائی اور خصوصیت کے ساتھ چغل خوری سے سب کو توبہ کرائی۔ فوراً بارش ہونے لگی۔

حضرت سفیان ثوری سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں سات سال تک ایسا سخت قحط پڑا کہ کوڑیوں (گھوروں) پر مردار اٹھا کر لوگوں نے کھائے اور آدمیوں کے کھانے کی نوبت پہونچ گئی۔ لوگ پریشان حال جنگلوں میں اور پہاڑوں پر روزانہ دعاؤں اور استسقاء کی نمازوں کے لئے نکلتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اس زمانہ کے انبیاء کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تمہاری زبانیں دعائیں کرتے کرتے کتنی ہی خشک ہو جائیں اور آسمانوں تک ہاتھ دعاؤں کے لئے اٹھ جائیں اس وقت تک میں کسی رونے والے پر رحم نہیں کروں گا جب تک کہ آپس کے مظالم دور نہ کئے جائیں

کتب تواریخ و احادیث میں اس قسم کے واقعات بکثرت موجود ہیں۔ الغرض سینکڑوں روایات ہیں جن میں صاف طور سے اعمال حسنہ پر دارین کی فلاح اور اعمال سیئہ پر دارین کے نقصانات تفصیل سے بتائے گئے ہیں۔ ان روایات کا نہ احصا مجھ سے ممکن ہے نہ مقصود ہے۔ غرض ان مثالوں کے ذکر کرنے سے یہ مدعا ہے کہ اگر مسلمانوں کے نزدیک نبی کریم کے ارشادات سچے ہیں تو پھر ہم لوگوں کا اپنے اوپر کتنا صریح ظلم ہے کہ ہم خود اپنے افعال سے تہلکات میں پھنستے رہیں اور نقصان اختیار کرتے رہیں۔ اور زبان سے مسلمانوں کی تباہی کا گیت گاتے رہیں۔

ہماری مثال اس بیمار کی سی ہے جس کو اسہال کا مرض ہو وہ دائم مسہل دواؤں کا استعمال کرتا ہے اور شور مچاتا رہے کہ دست نہیں تھمتے۔ کوئی اس بے وقوف سے پوچھے کہ خود تو مسہلات کا استعمال کر رہا ہے تو یہ اطوار تھمنے کے ہیں یا بڑھنے کے۔

ہم انگریزوں کے مظالم کا رونا ہر وقت روتے ہیں۔ اور آنے والی حکومت کے خطرات سے اور بھی زیادہ خائف ہیں۔ لیکن کیا نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ہم کو تنبیہ نہیں فرمایا کہ کیا حکومتوں کے اسباب و اعمال کو واضح الفاظ میں نہیں بتادیا۔ کیا حضور (روحی فداہ وابی وامی) کی شفقت یا تعلیم و تنبیہ میں کسی قسم کی کمی ہے۔ حاشا کلا

حضورؐ کا ارشاد ہے فرماتے ہیں:-

کما تکونون کذالک یومر علیکم

(مشکوٰۃ ولہ طرق فی المقاصد الحسنہ)

جیسے تم لوگ (اپنے اعمال کے اعتبار سے) ہوگے ویسے ہی تم پر حاکم بنائے جائیں گے۔ اس لئے اگر ہم اپنے اوپر بہترین افراد کی حکومت چاہتے ہیں تو اس کا واحد علاج بہترین اعمال ہیں اور کچھ نہیں۔

عورت کیا کچھ کرسکتی ہے

تاریخی شہادتوں کے ساتھ صحابی عورتوں کے وہ شاندار کارنامے جن کے واقعات و قصص آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ کا کام دیتے ہیں جن کے مطالعہ سے ایمان و روح تازہ ہوجاتے ہیں۔ اور دل سوز و گداز سے بھر جاتا ہے

انداز بیان اس قدر عمدہ ہے کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ ایک بار آپ بھی مطالعہ کریں۔ قیمت ۱/۵۰

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

ان کتابوں کا مطالعہ کیجئے

ایک ہندوستانی صحابی	۰/۸۰	چالیس بدعتیں	۰/۶۲
فاتحہ کا صحیح طریقہ	۱/-	شادی کی رسمیں	۰/۷۵
آلات جدیدہ کے شرعی احکام	۲/۲۵	محمد بن قاسم	۰/۹۰
تزک تیموری اردو	۲/۵۰	رابعہ بصری	۱/۵۰
بہشتی زیور	۸/-	جماعت مجاہدین	۸/-
بدعت کیا ہے؟	۳/-	اعمال قرآنی	۱/۲۵

ملنے کا پتہ:- مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ ۱

ماہ ربیع الاول کا پیغام

سید محمد حمزہ حسنی

ماہ ربیع الاول آگیا اور اپنی تمام برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ آیا ہے۔ وہ برکتیں اور سعادتیں کیا ہیں؟ اس ماہ مبارک کو لوگ مبارک اور رحمت و شفقت کا مہینہ کیوں سمجھتے ہیں؟ صرف اس وجہ سے کہ اس میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو رونق بخشی وہ رحمۃ للعالمین جن کے ذریعہ سے ہم کو اسلام نصیب ہوا، حیوانی زندگی کے بجائے انسانی زندگی کا طریقہ مرحمت فرمایا گیا۔ جن کے سبب سے ہم حیوان سے انسان بن گئے۔ غلط راہوں پر بھٹکنے کے بجائے صحیح راستہ پر پڑ گئے۔ کفر کی تاریکی میں گم ہوجانے کے بجائے ایمان کے منور راستہ پر آگئے۔ سیکڑوں خداؤں سے بچکر ایک خدا کے بندے بن گئے۔ یہی وہ طریقہ ہے جس نے ہم کو ایک طاقتور معاشرہ عطا کیا۔ ہم کو آپس میں بھائی بھائی بنایا۔ افتراق و انتشار کے بجائے ہمارے اندر اتحاد و اتفاق کا بیج بویا اور ہم کو سیکڑوں مختلف مسلکوں سے ہٹا بچا کر ایک پلیٹ فارم پر یکجا کردیا۔ اس سیدھے اور سہل راستہ کے عطا کرنے پر ہم اس مالک حقیقی کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اگر ہم اس شکرانہ میں ساری عمر سجدے میں گذار دیں یا ہم اللہ کے راستہ میں اپنی جانیں قربان کردیں تب بھی اس کا پورا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔

یہ راستہ نجات کا راستہ ہے، اللہ تک پہونچنے کا راستہ ہے دوزخ سے بچ کر جنت میں جانے کا راستہ ہے۔ مغفرت و رسائی کا راستہ ہے حیوانیت سے انسانیت تک لے جانے والا راستہ ہے، فتح و نصرت کا راستہ ہے۔

لیکن اس راستہ پر چلنے کے لئے بھی شرطیں ہیں ہر شخص چل نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے

اندر چند صفات نہ پیدا کرے، اس کے لئے اپنے کو تیار نہ کرے، اس راہ میں مصیبتیں بھی آئیں گی. آزمائشوں سے بھی گذرنا پڑے گا. بھوکا بھی رہنا ہوگا. پیاسا بھی، زخم بھی لگیں گے، چاک گریباں بھی ہونا پڑے گا. نفس کو دبانا پڑے گا. خواہشات سے بچ کر چلنا ہوگا. اپنی زندگی قرآن مجید کے بیان کردہ اصولوں پر ڈھالنی ہوگی. اپنے کو اللہ کے حوالہ کر دینا ہوگا. تب ہی یہ عظیم مقصد حاصل ہو سکتا ہے

بتائیے تمہارے ہتھیار کیا ہوں گے؟ تمہارے پاس وہ طاقت کیا ہوگی؟ تمہارا لشکر کیا ہوگا تمہارا جذبہ کیا ہوگا جس کے ذریعہ تم اپنا دفاع کر سکو گے اپنا دین و ایمان محفوظ رکھ سکو گے اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کو متاثر کر کے ان کو سمجھا بجھا کر اور دوسرے طریقوں سے انھیں حلقہ بگوش انسانیت کر سکو گے اور متعدد مصنوعی خداؤں سے بچا کر ایک اللہ کی غلامی میں لا سکو گے وہ ہتھیار کیا ہیں؟

کیا یہ تلوار سے ممکن ہے؟ کیا یہ موجودہ دور کے ایٹمی اسلحہ سے ہو سکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں جب کہ یہ اسباب بھی بہت ضروری ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اور ان کا اہتمام آپ صلعم کی سنت مبارکہ ہے لیکن اس مقصد کی بار آوری کے لئے ہم کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنی ہوں گی ؎

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

ہم کو سب سے پہلے ایمان پیدا کرنا ہوگا اپنے اللہ پر اور اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، حشر و قیامت پر، حساب و کتاب پر، فرشتوں پر اور ان تمام چیزوں پر جن کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے اس وقت ہم صحیح معنوں میں ایمان والے کہلائے جا سکتے ہیں.

اپنے اندر اتحاد پیدا کرنا ہوگا. افتراق و انتشار سے بچنا ہوگا. واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا پر پوری طرح عمل پیرا ہونا ہوگا. یہ بھی ایک حکم ہے اس حکم پر چلنا ہوگا.

قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ، انما المومنون اخوۃ. اسلام بھائی چارہ سکھاتا ہے. تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں اور قوتوں کی طرح اخوت کی قوت بھی بڑی عظیم ہے. ہم کو اس حکم پر بھی چلنا ہے. رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما
یحب لنفسہ

(تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ جن باتوں کو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند نہ کرے.)

یہ ہے ماہ ربیع الاول کا پیغام، یہ وہ پیغام ہے جس کو لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور اپنی عظیم و متبرک زندگی اس کے لئے وقف کر دی.

آئیے! اس ماہ مبارک میں ہم عہد کریں کہ ہم اپنی زندگی کو صحیح اسلامی زندگی بنائیں گے. حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اصولوں پر، احکامات پر اور شریعت محمدیؐ پر ڈھالیں گے.

اس ماہ مبارک میں اپنا قیمتی وقت بقعہ نور بنے ہوئے جلسوں اور جلوسوں میں گذارنے کے بجائے کہ ان میں رات بھر بیٹھ کر اللہ اور رسول کا ذکر مبارک سنا اور پھر ایسے سوئے کہ صبح کی نماز بھی اس وقت پڑھی جب سورج دو گھڑی چڑھ چکا ——— اللہ کی حقیقی عبادت اور رسول کی اطاعت میں گذاریں اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالیں.

اللہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو صحیح اسلام و ایمان نصیب فرمائے اور شرک و بدعت سے بچا کر اپنی غلامی میں قبول فرمائے.

(آمین)

ان کتابوں کا آپ کے گھر میں ہونا ضروری ہے

مسلمانوں کا عروج و زوال	(علی میاں)	۲/۵۰	قادیانیت	(علی میاں)	۲/۵۰
تذکرہ فضل الرحمٰن	"	۲/۵۰	پیام انسانیت	"	۰/۲۵
تاریخ دعوت و عزیمت	"	۱۰/۵۰	مقام انسانیت	"	۰/۷۵
سیرۃ احمد شہید	"	۴/۵۰	سیرۃ محمدیؐ کا پیغام	"	۰/۵۰
شرق اوسط میں کیا دیکھا	"	۱/۵۰	نشان راہ	"	۰/۲۵
دو ہفتہ ترکی میں	"	۱/۵۰	صورت و حقیقت	"	۰/۱۵
ہندوستانی مسلمان	"	۳/۵۰	مرد خدا کا یقین	"	۰/۱۵
مذہب و تمدن	"	۱/۷۵	نیا خون	"	۰/۱۵

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ ۱

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محمد اسحٰق بھٹی

شفاء قبیلۂ قریش کے خاندان عدی سے تعلق رکھتی تھیں۔ سلسلۂ نسب یہ ہے۔ شفا بنت عبداللہ بن عبدشمس بن خلف بن سداد بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی۔ والدہ کا نام فاطمہؓ تھا۔ ان کی طرف سے سلسلۂ نسب یہ ہے۔ شفا بنت فاطمہ بنت ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم

شفاء بنت عبداللہؓ کی شادی ابوحثمہ بن حذیفہ عدوی سے ہوئی تھی۔ اور یہ ہجرت سے قبل مسلمان ہوئی تھیں۔

حالات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو بدرجہ غایت محبت والفت تھی۔ آنحضرت ان کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ اور وہاں آرام فرماتے تھے۔ آنحضرتؐ کے لئے انھوں نے علیحدہ ایک بچھونا اور تہبند بنا رکھا تھا۔ تاکہ ان میں آپؐ کا پسینہ جذب ہوتا رہے

اور ان کو وہ بطور تبرک اپنے پاس رکھیں۔ چنانچہ ان کی زندگی میں یہ تبرکات ان کے پاس رہے۔ وفات کے بعد ان کی اولاد نے ان کو نہایت عقیدت واحتیاط سے محفوظ رکھا۔ مروان کا دور آیا۔ تو اس نے یہ سب کچھ ان کی اولاد سے لے کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شفا بنت عبداللہ کو رہائش کے لئے ایک مکان بھی دیا تھا جس میں یہ خود اور ان کا بیٹا سلیمان سکونت رکھتے تھے

اسدالغابہ میں لکھا ہے کہ حضرت شفا بنت عبداللہ بڑی عقل مند اور ذی فضل وباکمال خاتون تھیں۔

خلیفہ ثانی امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ ان کا انتہائی احترام کرتے تھے۔ اور ہر معاملہ میں ان کی رائے کو اہمیت دیتے تھے۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت شفا بنت عبداللہ کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کے شرف وفضیلت کی رعایت

رکھتے تھے۔ اور بازار سے ضروریات کی خرید وفروخت کے معاملات ان کے سپرد کر رکھے تھے۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ نے ان کو بلا کر ایک چادر عطا کی اسی وقت ایک اور خاتون حضرت عاتکہ بنت اسید کو بھی انھوں نے ایک چادر عنایت کی جو ان کی چادر سے بہتر اور خوبصورت تھی حضرت شفاؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم نے عاتکہ کو بہتر چادر دی ہے حالانکہ میں اس سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئی ہوں۔ اور تمہاری چچا زاد بھی ہوں علاوہ ازیں تمہارے بلانے پر آئی ہوں۔ اور عاتکہ خود ہی آگئی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں تم کو بہترین چادر دیتا۔ لیکن عاتکہؓ تم سے پہلے آگئیں تو اخلاقاً مجھے ان کی رعایت کرنا پڑی۔ کیونکہ یہ حسب ونسب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہیں۔

حضرت شفا بنت عبداللہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں جن کی تعداد سیرت نگاروں کے بیان کی رو سے بارہ تک پہونچی ہے۔ جن حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں ان کے بیٹے سلیمان اور دو پوتے ابوبکر اور عثمان شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ابواسحٰق او ابوسلمہ اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اسمائے گرامی بھی اس مقدس گروہ میں شامل ہیں۔

ان کی اولاد کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی حضرت ایک بیٹے سلیمان اور ایک بیٹی کا پتہ چلا ہے — جو شرجیل بن حسنہ کے عقد میں تھیں۔

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کا سن وفات معلوم نہ ہو سکا۔

(ماخوذ از دعوت دہلی)

نایاب اور بیش قیمت کتب

سیرۃ النبیؐ کامل چھ حصے	۸۵/۰	سیرت محمد رسول اللہؐ	۱/۵۰
رحمۃ للعالمینؐ تین حصے	۲۰/۰	مجموعہ سیرت رسول مجلد	۱۱/۰
رحمت عالمؐ	۲/۰	سیرت خاتم الانبیاء	۱/۲۵
النبی الخاتمؐ	۳/۲۵	آفتاب نبوت	۵/۰
ہمارے حضورؐ	۱/۵۲	حیات طیبہ	۲/۵۰
سرکار دو عالمؐ	۱/۰	حیات سرور کائنات کامل	۱۱/۲۵

ملنے کا پتہ:۔ مکتبۂ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ ۱

نقد و نظر

ہر کتاب کے تبصرہ کے لئے دو جلدوں کا آنا ضروری ہے ——— ایڈیٹر

کعب بن زہیر اور قصیدہ بانت سعاد

صفحات ۱۰۴ ۔ سائز ۲۰ × ۳۰/۱۶

قیمت :۔ دو روپیہ پچیس پیسے

از مولانا عبدالحفیظ بلیاوی

قصیدہ بانت سعاد ایک بہت مشہور قصیدہ ہے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود بنفس نفیس دربار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہو کر سنایا تھا۔ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام میں اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی۔ جس کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ورثہ کو باختلاف روایات بیس یا تیس یا چالیس ہزار درہم دے کر خرید لی۔

اس قصیدہ مبارکہ کا شرحیں بہت لکھی گئی ہیں۔ اردو زبان میں بھی اور فارسی و عربی میں بھی۔

جناب علی محسن صاحب صدیقی استاذ تاریخ اسلام کراچی یونی ورسٹی لائق صد تشکر ہیں کہ انھوں نے اس قصیدہ کی اردو شرح لکھکر ایک قابل قدر علمی اضافہ کیا ہے۔ لغوی تشریح کے لحاظ سے مصنف نے حق ادا کر دیا ہے۔

پھر شروع میں ۴۸ صفحہ کا مقدمہ لکھکر چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جس میں حضرت کعب اور ان کے دور کے شاعری کے متعلق بحث کی ہے۔

کاش مصنف لغوی تشریح کے ساتھ ساتھ فصاحت و بلاغت کے گوشہ پر بھی نظر ڈال لیتے تو افادیت اور بڑھ جاتی۔

بہر حال کتاب جن فوائد پر مشتمل ہے، ان کے لحاظ سے قیمت زیادہ نہیں۔

ملنے کا پتہ :۔

مکتبۂ اسحاقیہ ۔ پھول چوک
جونا مارکیٹ ۔ کراچی

سوال و جواب

مولانا محمد اسحٰق صاحب سندیلوی

ولیہ خاتون کانپور

س :۔ کم سے کم کتنا مہر ہونا چاہیئے۔ اور شرعاً مہر کی مناسب مقدار کیا ہے؟

ج :۔ کم سے کم مہر کی مقدار دس درہم ہے جو تقریباً پونے تین تولے چاندی کے برابر ہوتے ہیں۔

شریعت نے مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں فرمائی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ مہر اتنا باندھا جائے جس کی ادائیگی کی نیت شوہر کر سکے۔ علیٰ ہذا مہر مثل (یعنی اس جیسی عورت کا جو مہر مروج ہے) میں نمایاں کمی بھی نہ کرنا چاہیئے۔

س :۔ تانبا، پیتل، لاکھ اور ہڈی کی چوڑیوں کا کیا حکم ہے؟

ج تانبے اور پیتل کی چوڑیاں پہننا مناسب نہیں ہے۔ خنزیر کی ہڈی کے علاوہ دوسرے جانوروں کی ہڈی کی چوڑیاں پہننا جائز ہے، لاکھ کی چوڑیاں بھی جائز ہیں۔

س :۔ پردہ کا کیا مطلب ہے۔ ایک ہی گھر میں کئی بھائی رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں عورتوں کو اپنے شوہر کے بھائیوں کے سامنے بالکل نہ آنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے۔ اگر وہ قاعدے سے کپڑے پہن کر کھلے چہرے اور کھلے ہاتھ پاؤں کے ساتھ ان کے سامنے آئیں تو کیا یہ بے پردگی ہوگی۔ اسی طرح چچا زاد بہنیں سامنے آئیں اور بضرورت بات چیت بھی کریں تو کیا یہ بے پردگی ہوگی؟

ج :۔ اگر اتنا پردہ ہو جائے تو ان شاء اللہ کافی ہوگا اور بے پردگی کا گناہ نہ ہوگا ۔ اتنا